پارہ 22 ومن یقنت کے نمایاں مباحث

سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب.....

- .....سورت میں متعدد عائلی، سماجی، عسکری، سیاسی واجتماعی احکام
- معاشرتی احکام میں- جلباب کا حکم عورتوں کو (ایک بڑی چادر جس کی اوڑھنی بنائی جاسکے)۔ گھروں میں پردے کا انتظام ہو کہ لوگ باہر سے اندر نہ آسکیں۔ جاہلیت کے زمانے کا بناؤ سنگھار کرنے کی ممانعت۔ متوجہ کرنے والے زیور کی ممانعت، بغیر دعوت کھانے میں شرکت کی ممانعت
- نبی اکرم ﷺ کی ازواج وازدواج: شادیوں کے معاملے میں آپؐ کو خصوصی اجازت- آپؐ کی تعدادِ ازواج میں بہت سی تعلیمی، تشریعی، اجتماعی اور سیاسی حکمتیں
- رکوع 2 اور 3 میں غزوۂ احزاب اور بنی قریظہ پر تبصرہ- مختلف قبائل کے کردار خاص کر منافقین کے احوال، آدابِ صلح وجنگ اور مومنین کی ابتلاوآزمائش کا تذکرہ
- چوتھا رکوع اور آگے- آپؐ کی خانگی زندگی کے کچھ پہلو، ازواج مطہرات اور خاندانِ رسول ﷺ کو خصوصی ہدایات- مردوں سے بات کرت ہوئے لوچ دار لہجہ نہ اپنائیں
- جاہلیت کی خواتین کی طرح زینت اور ستر کا اظہار کرتے ہوئے باہر نہ نکلیں نماز اور زکوٰۃ کی پابندی اور اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کریں- تلاوتِ قرآن کا مذاکرہ
- مسلمان مرد اور عورت کا کردار (10 صفات): اسلام، ایمان، مستقل اطاعت گذاری، صدق، صبر، خسوع، صدقہ، روزے، شرمگاہ کی حفاظت، کثرت سے اللہ کا ذکر
- نبی کریم ﷺ مومنین کیلئے نعمتِ عظمیٰ: آپؐ کے 5 امتیازی اوصاف ۱- آپؐ اپنی امت اور دوسری امتوں پر بھی قیامت کے روز گواہی دینگے ۲- اہل ایمان کیلئے آپؐ جنت کی بشارت دینے والے ۳- اللہ کے رذاب سے ڈرانا آپؐ کی ذمہ داری ۴- آپؐ نیکی، اصلاح، اخلاقِ حسنہ اور استقامت کی دعوت دینے والے ۵- سراج منیر
- آپؐ خاتم الانبیاء ہیں: آپؐ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور آخری نبی ہیں (آیت 40) آپؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے سب کذّاب ہیں (حدیث
- انسان کو زمین پر خلیفہ ہونے کی امانت۔ جوانسان نے قبول کرلی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بالاتر ہونے کا اقرار اور اس کے احکام کی اطاعت کے اقرار کی امانت ہے۔ امنت ایک عظیم ذمہ داری اور امتحان ہے- امانت کی ذمہ داریوں کا مقصد یہ کہ اللہ سچوں (صادقین) کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور کافروں/منافقین کو سزا دے

سُوْرَۃُ سبَا (Sheba) – مکی سورۃ، نام سبا ۱۵ویں آیت سے - قوم سبا کے ذکر کی مناسبت سے (یہ قوم یمن میں صنعاء اور حضر موت کے درمیان علاقے میں آباد تھی)

- سورۃ کا مرکزی مضمون توحید وقیامت کا اثبات ہے، اور اس مخاطبین مترفین (سرداران) قریش ہیں
- سورۃ میں شکر اور اسکے تقاضوں پر زور- اللہ تعالیٰ کے سزاوارِ شکر ہونے کی دعوت ہے اس کی دلیل، اللہ کی زمین وآسمان ہر حاکمیت اور آخرت میں اس کا اقتدار واختیار
- حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کی مثال- اللہ نے انکو طاقت، اقتدار اور بے شمار نعمتیں عطافرمائیں لیکن طغیان وفساد اور ناشکری کی بجائے وہ اللہ کے شکر گذار بندے
- قوم سبا کی مثال- جن کو اللہ تعالیٰ نے بیشمار نعمتیں عطافرمائیں، لیکن وہ شکر گزار بننے کی بجائے طغیان وفساد میں مبتلا ہوئے نتیجتًا اللہ تعالیٰ نے انھیں ناشکری کی پاداش میں پکڑ لیا، تو اللہ نے سد مارب (ڈیم) کا بند کھول دیا اور سیلاب کے پانی نے ہر طرف تباہی مچادی، وہ قوم پارہ پارہ ہوگئی اور دنیا میں صرف اس کے افسانے باقی رہ گئے۔ (اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ وہ ناشکر گزاروں کو عبرت انگیز سزا دیتا ہے)
- نبی کریم ﷺ کو یہ ہدایت کہ یہ ہٹ دھرم مشرکین اپنی ضد پر اڑے رہنا چاہتے ہیں تو ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کیجیے۔ آپ کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کا دین پہنچانا ہے، وہ آپ نے ادا کردیا ہے۔ اب ان کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ہوگا
- مخالفین کے کفر کا اصل سبب- مال وجاہ سے محبت ہے جو انھیں حاصل ہے۔ وہ اس مال وجاہ کو اللہ تعالیٰ کے یہاں تقرب کی ضمانت سمجھتے ہیں اور اسی کو آخرت میں کامیابی کی دلیل سمجھتے ہیں، حالانکہ پروردگار جسے دنیا کی نعمتیں عطافرماتا ہے اس کی آزمائش کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنتا ہے یا ناشکرا (اللہ کی قربت مال و اولاد سے نہیں بلکہ نیک اور صالح اعمال سے ملتی ہے- مال ودولت اور اولاد تو باعث آزمائش ہیں)
- عوام اور لیڈر شپ – مغرور، متکبر لیڈروں اور مستضعفین (عوام) کا ذکر۔ قیامت کے روز ان کا مکالمہ۔ ان لیڈروں کے پیروی کرنے والے قیامت کے روز شرمندہ ہوں گے۔ لیڈران کو وہاں ملامت کریں گے کہ تم خود اپنی عقل استعمال کرتے ہم نے تمہیں روکا تھا۔ ہر شخص اپنے کئے ک خود ذمہ دار ہے، دنیادار قائدین کی پیروی کا انجام قیامت کے روز بہت برا ہوگا- دنیا میں نیک اور صالح لوگوں کی پیروی اور معیت اختیار کرنا باعث نفع دنیا وآخرت دونوں میں

- اس سورت میں بھی - کسی قوم کے سرداران (مترفین-elites) سب پہلے حق کا انکار کرنے والے۔
- نعمتیں خود بخود نہیں آتیں۔ ان کا ایک دینے والا ہے - ان نعمتوں کی نسبت ہمارے رویے کو پرکھا جاتا ہے ، نعمتوں کا تسلسل اس رویے پر منحصر ہے
- قرآنِ مجید جیسی عظیم نعمت اور احسان کی طرف توجہ دلائی گئی ان لوگوں کو جو اس سے پہلے قرآن و کتاب سے بالکل ناآشنا تھے۔ ، پھر ناصحانہ انداز میں ان کو معاملے پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کی دعوت دی گئی اور آخر میں دھمکی دی گئی کہ اگر یہ وقت نکل گیا تو پھر ہمیشہ کے لیے پچھتاؤ گے

سُوْرَةُ فَاطِر (The Originator):

مکی سورۃ، جس میں توحید کی دعوت ، باری تعالیٰ کے وجود پر دلائی، شرک کی بنیادوں کا انہدام اور دینِ حق پہ قائم رہنے کی تاکید ہے، اس میں مکی متکبر قیادت کو قانون سزا و جزا بتا کر ہلاکت کی دھمکی دی گئی ہے اور ان کے اسکتبار پہ مبنی رویوں کی نشاندہی کی گئی ہے

- سورۃ کے کے شروع میں—اللہ کی قدرت کے مظاہر کا ذکر جن سے توحید پر استدلال کیا گیا ہے (۔ میٹھا اور کھاری پانی، موتی، پانی، کشتیاں اور جہازوں کے چلنے)
- ، شیطان سے بچنے کے تاکید اور اس بات کا ذکر بھی کہ دنیا کی رعنائیوں مین پڑ کر آخرت کو نہ بھولیں
- عزت ساری کی ساری اللہ کے لیئے—جو عزت حاصل کرنا چاہتا ہے اللہ کا عطا کردہ پاکیزہ نظریہ قبول کر کے اسکے لیئے جدو جہد کرے
- تمام انسان اللہ کے در پہ فقیر ہیں اللہ تمام مخلوقات سے غنی ہے وہ جسے چاہے دنیا کی نعمتوں کا امین بنادے
- انسان کو زمین پر خلیفہ بنا کر اختیارات عطا کئے گئے لیکن اگر وہ ناشکری اور انکار کا رویہ اختیار کرتا ہے تو لازماً نقصان میں رہے گا۔
- امتِ محمد ﷺ کی فضیلت کہ جس پر قرآن نازل ہوا—لیکن نزول کے بعد یہ امت تین گروہوں میں تقسیم ہو گئی (خلافت اور وراثت کے سلسلے میں تین رویوں کا ذکر
  1. ظالم - [وہ گناہ گار مسلمان جن کے گناہ ان کی نیکیوں سے زیادہ اپنے نفس پہ ظلم کرنے والے۔ عملاً کتاب اللہ و سنت رسول کی پیروی کا حق ادا نہیں کرتے [اکثریت]۔
  2. مقتصد - میانہ رو، حیات اور برائیاں برابر۔ کتاب اللہ و سنت رسول کی پیروی کا حق پوری طرح ادا نہیں کرتے
  3. سابقین - سابقین- سچے مومن جو نیکیوں میں سبقت کرنے والا ہیں۔ دانستہ معصیت نہیں کرتے مگر بھول چوک سے۔ اللہ تعالیٰ کے کتاب کے حقیقی وارث یہ ہیں
- نبی اکرم ﷺ کو بار بار تسلی کہ (۱) آپ کی قوم آپ کی تکذیب کر رہی ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں، اس سے پہلی قوموں نے بھی اپنی طرف مبعوث ہونے والے پیغمبروں کے ساتھ یہی کچھ کیا ہے۔ اور ساتھ ہی مخالفت کرنے والوں کو دھمکی دی گئی ہے کہ انھیں سابقہ امتوں کے انجاموں پر بھی غور کرنا چاہیے۔

(۲) یہ بھی کہ آپؐ جب نصیحت کا حق پوری طرح ادا کر رہے ہیں تو گمراہی پر اصرار کرنے والوں کے راہ راست قبول نہ کرنے کی کوئی ذمہ داری آپ کے اوپر عائد نہیں ہوتی

- ایمان لانے والوں اور کفر کرنے والوں میں تقابل - ایک اندھا ہے اور دوسرا دیکھنے والا، ایک طرف ظلمتیں ہیں اور دوسری طرف روشنی، ایک طرف سایہ ہے اور دوسری طرف گرمی، ایک طرف زندگی ہے اور دوسری طرف موت، کیا ان دونوں کو برابر قرار دیا جاسکتا ہے؟

سُوْرَةُ يٰسِين :

- مکی سورۃ ، اسے قرآن کے دل (قلب القرآن) سے تشبیہ دی جاتی ہے، اسکی اصل فضیلت اور ثواب اور اللہ کا قرب اس کے مشمولات اور اسکی تعلیمات پر عمل کرنے میں
- اس سورت کا اسلوب ، اس سورت کے واضح خصوصیات میں سے ہے۔ اس کا بنیادی مضمون توحید ہے۔ فقرے مختصر ہیں۔ پے در پے فواصل کی تکرار سے ایک خاص شان دکھائی دیتی ہے۔ مسلسل انسان کی عقل کو بیدار کیا گیا ہے
- اس سورت میں ۴۵ مرتبہ اللہ تعالیٰ 'نا' ہم کی ضمیر آئی ہے۔ جو توحید کے مضمون پہ دلالت کرتی ہے
- سورت کا پڑھنے والا - اپنے آپ کو اس کی جلالی فزا میں پاتا ہے۔ غیر اللہ کی نفی ہوتی ہے، اللہ کی توحید کا زبان سے اقرار دل و دماغ اور طبیعت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ مرنے والے شخص پر اس کی تلاوت کرنے کو کہا گیا کہ اسے اللہ کی واحدانیت کا یقین ہو اور آخرت کی تیاری کا احساس اور استقبالِ آخرت کے لئے انسان تیار ہو
- آپ ﷺ کی رسالت کا اثبات اور آپؐ کو تسلی - کہ یہ حکمت بھرا قرآن آپ ﷺ کی رسالت پر گواہ ہے آپؐ کو ایک غافل قوم کی طرف خبردار کرنے کیلیئے بھیجا گیا ہے
- یہ قرآن مجید ان لوگوں پر ایک عظیم احسان ہے جو اب تک خدا کی تعلیم و ہدایت سے بالکل محروم ضلالت میں بھٹک رہے تھے اور یہ محض ان کی بد قسمتی ہے کہ استکبار کے سبب سے یہ اس کو جھٹلا رہے ہیں۔ نہ یہ ماضی سے کوئی سبق لے رہے ہیں اور نہ مستقبل کا کچھ انہیں دھیان ہیں۔